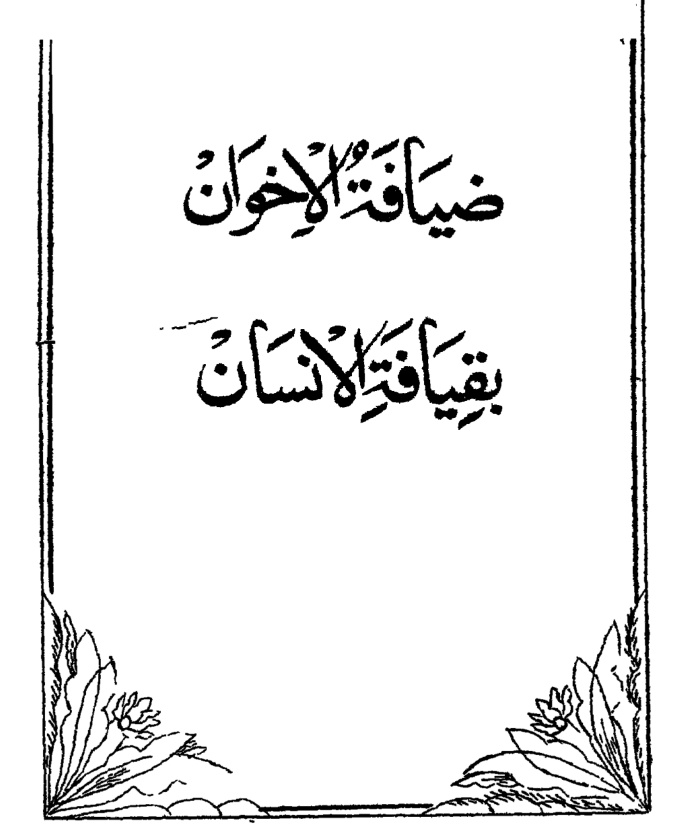


ضيافة الإخوان

بقيافة الإنسان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ خالق البشر ومصور الاشباح والصور بسابق القضاء والقدر والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد ذی الجبین الازہر والوجہ الاقمر والشکل الانور وعلی الہ وصحبہ وکل صغیر منہم واکبر اما بعد علم قیافہ جس کو مجازاً علم فراست بھی کہتے ہین قرآن وحدیث دونون سے صحت اوس کی ثابت ہوتی ہے قال تعالی ان فی ذلک لآیات للمتوسمین ای للمتفرسین اور فرمایا ہے فلعرفتہم بسیماھم ولتعرفنہم فی لحن القول اور حدیث شریف مین فرمایا ہے اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ رواہ الترمذی واستغربہ عن انس اور دوسری حدیث مین آیا ہے

لقد كان فيمن قبلكم من الامم محدثون فان يك فی امتی احد فانه عمر
متفق علیہ محدث کہتی ہین اوس شخص کو جو اپنی ظن و فراست مین مصیب
وصادق ہو تیسری حدیث مین آیا ہے ان هذه الاقدام بعضها من بعض
متفق علیہ یہ دلیل ہے اعتبار قیافۂ انسان پر اس علم کے لیی اسی قدر شرف
کافی ہے کہ ثبوت اسکا بدلالۃ النص واشارۃ النص ونحوای خطاب سنت و
کتاب دونون سے ہوتا ہے اس علم کا نفع بادشاہون اور محتاجون کے
لیے اختیار زوج وصدیق ومالیک ونحوہا مین ظاہر ہے انسان کو شناخت
اس علم کی ضرور ہے کیونکہ آدمی مدنی الطبع ہے اور طرف معرفت ضار کے
نافع سی احتیاج رکہتا ہے کذا فی مدینۃ العلوم صاحب مفتاح السعادت
نے اس علم فراست کو فروع علم طبعی مین شمار کیا ہے اور کہا ہے هو علم
تعرف منه اخلاق الناس من احوالهم الظاهرة من الالوان والاشكال
والاعضاء بالجملہ اس علم مین خلق ظاہر سے خُلق باطن پر استدلال کیا جاتا ہے
موضوع اسکا اور منفعت اس کی ظاہر ہے امام رازی نی اس باب مین
کتاب ارسطو کا خلاصہ مع زیادات مہمہ کے لکہا ہے اور اقلیمون نی ایک
کتاب فراست کی مختص بعنوان لکھی ہے اور کتاب السیاسۃ محمد بن صوفی
کی ایک مختصر مفید ہے اس علم مین کذا فی ابجد العلوم بالجملہ جو لوگ اس فن کے
عالم ہین وہ بہ مجرد ملاحظۂ بشرۂ انسان کے مرد ہو یا عورت اوس کی

خصال رذیلہ و شمائل جمیلہ پر مطلع ہوجاتے مین اگر وہ قابل صحبت کے ہوتا ہے تو اوس سی معاملہ کرتے ہین ورنہ اوس کی شر و فساد سے مجتنب رہتے ہین حکایت ایک حکیم نی صحبت مردم آدم صورت و حیوان سیرت سے متنفر ہوکر ایک بیابان پر رہنا اختیار کیا تہا اور دروازہ خلوتخانہ پر ایک مصور بٹہال رکہا تہا جب کوئی شخص اوس کی ملاقات کو آتا تو وہ مصور اول اوس کی شبیہ پاس حکیم کے کہینچ کر بہیجدیتا حکیم اوس کے پیکر مین براہ علم قیافہ نظر کرتا اگر لائق ملاقات و صحبت کے جانتا آنے دیتا ورنہ رخصت کر دیتا ایک بار ایک شخص آیا حکیم نے اوس کی شبیہ دیکہکر معلوم کیا کہ یہ بداخلاق ہے اوسکو اجازت آنے کی نہ دی اوسنے کہلا بہیجا کہ جو ذمائم اخلاق تم نے مجہمین معلوم کیے ہین وہ ٹہیک ہین لکن مینے ریاضت و مجاہدہ سے اون خصال کو ترک کر دیا ہے تب حکیم نے اوس کو بلایا غرضکہ فوائد اس علم کے ہر دو جانب بہت سے ہیتے ہین جو شخص اپنے عیوب پر مطلع ہو اوسکو چاہیے کہ ترک ذمائم پر کمر ہمت باندہے تاکہ شر و خبث سے پاک صاف ہوجاے ؎

خواہی کہ عیبہای تو بر تو شود عیان   یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش

اور جسکو عیوب غیر پر آگاہی حاصل ہو اوسکو چاہیے کہ اوسکی شرسی جو یای حفظ رہے

سخت موقوف ہیر دانش این سخن است   کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید

حکایت امام جعفر صادق علیہ السلام سفر مین تھے سواد شہر مین اون کو
ایک آدمی ملا لباس فاخرہ پہنے ہوے اوس نی بڑی خاکساری سے سلام
کیا اور نام و مقام و مسکن امام کا پوچھا جب آگاہ ہوا رکاب امام کو بوسہ دیا
اور بڑی ارادت و عقیدت سے پاؤن چومے اور تکلیف مہمانی کی دی
ہرچند عذر کیا نہ مانا ناچار باوجود اطلاع کے اوس کے عیوب پر براہ قیافہ
اوس کی مہمانی بوجہ عجز و انکسار ظاہری قبول کی وہ امام کو شہر مین اپنے
گھر لایا اور سامان ضیافت مہیا کیا صبح کو جب امام نے قصد روانگی کا کیا
تو عرض کیا کہ زہی نصیب میرے کہ اہل بیت رسول میری مہمان ہون بھلا
دو چار دن تو مجھکو قدوم میمنت لزوم سے مشرف ہونی دیجیے اوس کے
تضرع و ابتہال بیحد سے ہفتہ عشرہ قیام کیا جب وقت روانگی کا آیا اوس
مکار نی ایک کاغذ جیب سے نکالکر پیش کیا وہ کاغذ اخراجات مہمانی کا تھا
امام نی بقدری تامل کر کی تمام سرمایہ اپنا عوض زر نقد کے اوسکو دیدیا
کہتے ہین کہ اوس شخص کی آنکھین نیلی اور اندر گھسی ہوئی تھین ایسی آنکھین
دلیل مکر و حیلہ و خیانت و بدطینتی و بے شرمی کے ہوتے ہین الحاصل
عقلاء ارجمند و حکماء دانشمند نے واسطی شناخت اخلاق پسندیدہ و
دریافت صفات نکوہیدہ انسان کی بملاحظۂ اعضاء و جوارح بشر قواعد
قیافہ ضبط کیے ہین اور تجربہ سی معلوم فرمایا ہے کہ ہر عضو اعضاے ظاہر

انسانی ایک دلیل ہے اوس کی معانی باطنہ پر ولہذا کہا ہے کہ الظاہر عنوان الباطن **حکایت** ایک شخص رات کو مطالعہ کتاب کا کر رہا تہا کتاب مین لکھا دیکہا کہ جس کی داڑہی بہت لانبی ہوتی ہے وہ احمق ہوتا ہے غور کیا تو اپنی داڑہی کو لنبا پایا اندازہ سے زیادہ دراز تہی مٹہی مین پکڑ باقی ریش کو سامنے چراغ کے کیا تاکہ قدر زائد جل جاوے اور ریش حد اعتدال پر باقی رہے چراغ کا شعلہ جب داڑہی مین لگا کیا لگی ساری داڑہی جل گئی دلیل قیافہ کی ٹہیک اوتری بالجملہ علامات اس علم کے مبنی ہین تجربہ پر بنا گیا مطابق علامت ظاہر کے حال باطن کا ثابت ہوتا ہے خصوصا جبکہ انسان اپنی صرافت جبلت و محض فطرت پر باقی رہتا ہے اور اگر کسی شخص نے بتحصیل علم و عمل و ریاضت و مجاہدہ اپنے خصال و شمائل کی اصلاح کر لی ہے تو اوس جگہہ تخلف بہی ہوتا ہے ؎

ای کردہ بجنت بجہان کسب علوم　　معلوم ضمیر تو علوم مکتوم
روئی کہ مبارک ست و دیدار کہ شوم　　گردد بہ تو از علم قیافہ مفہوم

مستطرف مین کہا ہے کہ قیافہ دو قسم ہے ایک قیافہ بشر دوم قیافہ اثر قیافہ بشر استدلال کرنا ہی صفات اعضاء انسان سی صفات باطن انسان پر یہ مختص تہا ساتہہ ایک قوم عرب کے جن کو بنو مدلج کہتے تہے بیس نفر میں ایک مولود کو اونپر عرض کرتے وہ بتا دیتے کہ یہ فلان شخص کا فرزند انہین سے ہے

حکایت ایک تاجر کا بیٹا سفر مین تہا ایک اونٹ پر سوار اور ایک کالا غلام
اوس کی باگ تہامے جاتا تہا اوس پسر کا گذر اس قبیلہ پر ہوا ایک شخص نے
قوم مین سے دیکہکر کہا ما اشبہ الراکب بالقائد اوس پسر کے دل مین کچہہ
اندیشہ ہوا سفر سے پہر کر یہ قصہ ماں سے ذکر کیا اوسنے کہا اے بیٹے تیرا
باپ ایک شیخ کبیر مالدار تہا اور اوس کی اولاد نہ تہی مجہے ڈر ہوا کہ یہ مال
ہمارے ہاتہہ سے نکلجائیگا مینے اس غلام کو اپنی جان پر قدرت دی
اور تجکو تیرا حمل رہگیا اگر یہ بات نہوتی کہ تو اس حال کو آخرت مین معلوم
کریگا تو مین تجکو دنیا مین نہ جتاتی رہا قیافہ اثر سو استدلال کرنا ہے اقدام
وحوافر واخفاف سے معرفت غلام گریزپا اور حیوان گم شدہ اور دزد وغیرہا
پر ایک قوم عرب کی اس سکے ساتہہ مختص تہی اون کی زمین ریگستان
تہی جب کوئی بہاگنے والا بہاگتا یا کوئی چور آتا یہ لوگ اوس کی آثار قدم
کا تتبع کر کے اوس کو پالیتے عجب تو یہ ہے کہ جوان کا قدم بوڑہے کے قدم
سے اور عورت کا قدم مرد کے قدم سی اور بکر کا قدم ثیب کے قدم
اور غریب کا قدم مستوطن کے قدم سی الگ پہچان لیتے تہے کہتے ہین کہ
قطیہ وتغز بابس مین اس صفت کی قومین موجود ہین یہ امر قریش سے بہی
واقع ہوا تہا جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکرؓ طرف غار کے
نکلے تہے ایک پتہر سخت ٹہوس پر جہان نہ مٹی تہی اور نہ خاک جس مین نقش

قدم ظاہر ہوتا اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونکو
محجوب رکھا اس لیے کہ مکڑی نے جالا تن لیا تہا قائف حیران رہگیا اور
کہا الی ھاھنا انقطع الاقدام یعنی یہان تک تو نشان قدم کا منتہی ہوتا ہے
آگے نہین چلتا پہر کدہر غائب ہوگئے اوس قائف کے ساتہ ایک جماعت
قریش کی ہتی اور اون کی آنکھین خوب درست تہین اس جگہہ اگر ایک
لطیفہ نہوتا جسمین سب لوگ برابر نہین ہین یعنی اوس کے جاننے مین تو یہ
بات نہوتی کہ ایک گروہ مختص ہوتا ساتہ اس علم کے اور دوسرا گروہ نہوتا
کہتی ہین قبیلہ بنی مدلج کا احیاء مضر مین سے تہا حکایت دو شخصون نے ایک
اونٹ کی بارہ مین اختلاف کیا درمیان مکہ ومنی کے ایک نے کہا وہ جمل ہے
دوسری نے کہا وہ ناقہ ہے پہر دونون اوس کی نقش قدم پہ چلے جب شعب
بنی عامر مین آئے وہان اونٹ کہڑا تہا ایک نے دوسرے سے کہا اھو ذا
یعنی کیا یہ وہی اونٹ ہے اوسنے کہا ہان دیکہا تو وہ خنثی تہا دونون کی
بات ٹہیک پڑی انتہی اس جگہہ مقصود ہمارا قیافۂ بشر ہے جس کی طرف
ہر شخص کو حاجت ہے کیا امیر اور کیا فقیر لیکن احتیاج حاکم ورئیس وبادشاہ
کی طرف اس علم کے مقدم تر ہے اس لیے کہ اون کو رات دن ہزارون
اشخاص سے کام پڑتا ہے اور ان کے دشمن زیادہ ہوتے ہین ولہذا شیخ
برہان الدین قدس سرہ فی کتاب ارشاد المسلمین مین بذیل بیان شروط

امور سلطنت ذکر قیافہ کا بہی کیا ہے اور بعض قبائل عرب زمین پر لکیر کہینچکر
کچہہ کہتے تہے جو کچہہ بعد اوس کی ہوتا وہ موافق اوس کے قول کے پڑتا
حکایت ایک مرد نے کہا میرا ایک اونٹ بدک گیا مین پاس خراش
کے آیا مینے کہا بتاؤ اونٹ کدہر گیا اوسنے اپنی دختر سے کہا کہ زمین پر لکیر
کہینچ اوسنے لکیر کہینچی پہر اوٹہہ کہڑی ہوئی خراش ہنس پڑا اور کہا تونی
جانا کہ یہ کیون اوٹہہ کہڑی ہوئی کہا نہین کہا اس لیے کہ اسے یہ بات
معلوم ہوگئی کہ تو اپنا اونٹ پالیگا اور اس لڑکی سے نکاح کریگا وہ شرماکر
باہر چلی گئی مینے اونٹ پالیا پہر اوس لڑکی سے نکاح کیا حکایت عمرو بن
عبد اللہ بن معمر باہر نکلے اور اون کے ساتہہ مالک بن خراش تہے یہ دونون
غزا کرنے کو نکلے تہے انکا گذر ایک عورت پر ہوا جو لوگون کے لیے زمین مین
خط کہینچتی تہی مالک اوسکو دیکہکر بطور استہزاء ہنسے اور کہا تو یہ کیا کرتی ہے
اوسنے کہا واللہ تو سجستان سے باہر نجائیگا یہان تک کہ تو مرے اور یہ عمرو
تیری جورو سے نکاح کریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا ابجد العلوم مین کہا ہے
قیافہ دو قسم ہے ایک قیافۂ اثر اسکو عیافہ بہی کہتے ہین پہر بیان عیافہ مین
کہا ہے هو علم باحث عن تتبع آثار الاقدام والاخفاف والحوافر
فی المقابلة للاثر وهی التی تکون جرة بتشکل القدم ونفع هذا العلم
بین اذ القائف یجد بهذا العلم الفار من الناس والضال من الحیوان

يتتبع آثارها وقوائمها بقوة الباصرة وقوة الخيال والحافظة حتى يحكى
ان بعض من اعتنى به يفرق بين اثر قدم الشاب والشيخ وقدم الرجل
والمرأة وهو غريب كذا فی مدينة العلوم وكشف مصباح وقاموس سے
معلوم ہوتا ہے كہ عيافہ عبارت ہے زجر طيری فلينظر فی ذلك انتهى ۱
اس كی بعد ذكر قيافہ بشر كا كيا ہے چنانچہ كچهہ بيان اسكا آخر رسالہ مین بهی
بعد ذكر علامات اعضا كے ان شاء الله تعالی آويگا اب بعد اس ذكر و
تمهيد كے بيان علامات اعضا وجوارح انسان كا سر سے تا قدم مطابق تجربہ
حكما سلف وعقلا خلف كے كيا جاتا ہے يہ قيافہ جس كسی شخص كے ضبط و ربط
مین ہوگا اميد ہی كہ وہ كسی بدذات بدافعال كے دہوكے مین كم آويگا
وبالله التوفيق وهو المستعان علامات سر بڑا سر اور گول اور ہموار
اور بالون سی پر دليل ہے عقل و ہوشياری و فہم و دانائی و كياست و
فراست وہمت وسخاوت كی حضرت صلی الله عليه وآله وسلم كا سر مبارك
اسی طرح كا تہا آپ كی شمائل شريفہ مین كہا ہے ضخم الراس حسن الشعر
شديد سواد الشعر كثير شعر الراس اور سر كا كوچك و ناہموار و كم موی
ہونا دليل حماقت وجہالت وغباوت وبلادت ہے بہتر اسكا نہ بزرگ ہے
اور نہ كوچك بلكہ متوسط ہے علامات پيشانی ماتها فراخ وبی چين و
شكن نشان ہی خصومت وبدنفسی ولاف وگزاف وغرور وتكبر كا اور پيشانی

متوسط بلندی و فراخی مین جس مین چین و شکن ہو نشان ہی صدق و محبت و عقل و فہم و تدبیر و ہوشیاری و بخشندگی کا الحمد للہ کہ میری پیشانی اسی نشانی کی ہے رہی پیشانی تنگ و باریک سو دلیل ہے بیحیائی و نادانی و جبن و فرو ماندگی و خساست و عسرت و فلاکت و افلاس کی اور چین درمیان دو ابرو و پیشانی کے جانب سر کی بجانب بینی دلیل ہے خشم و غضب و غمگینی پر اور بعض نے کہا ہے کہ خطوط چین پیشانی دلیل ہین عشرات سالہای عمر پر یعنی اگر ایک خط ہی تو دلیل ہے عمر دہ سالہ پر اور اگر دو خط ہین تو دلیل ہین بیس برس پر اور اگر تین ہین تو تیس سال پر و علی ہذا القیاس **علامات ابرو** بڑی اور لنبی بھون کھنچی ہوئی اور پر موئی نشان ہی درشتی و تند خوئی و نخوت و عسرت و تکبر و جہل و خود پسندی کا اور ابروی پیوستہ دلیل ہی الفت و شفقت و مزید رغبت مرد پر طرف عورت کی اور رغبت عورت پر طرف مرد کے اور ابروی متوسط عرض و طول و سیاہی مین نشان ہی فہم و دیانت و جودت طبع و لطافت مزاج کا میری ابرو بحمدہ تعالی اسی طرح کی ہے سر ابرو کا طرف سے ناک کی اگر باریک ہو دلیل ہی خصومت و فتنہ انگیزی کی اور اگر بلند ہو تو دلیل ہے ابلہی و غرور کی اور درازی موہای ابرو کی دلیل ہے ہمت و شجاعت و تند خوئی و عربدہ جوئی پر **علامات چشم** آنکھ کالی

اور بڑی دلیل ہی سستی و کاہلی پر اور چشم کوچک دلیل ہی سبکساری و
کم فہمی پر اور چشم متوسط جیسی کہ میری آنکھہ ہی دلیل ہے وفا و حیا پر اور
اندر گہسی ہوئی آنکھہ نشان ہی تکبر و خبث و خیانت و بدطینتی کا اور چشم
برجستہ و بلند دلیل ہے بیحیائی و بخل کی اور آنکھہ بار بار ناشتابی سی دلیل
ہے مکر و حیلہ و دزدی پر اور سرخی آنکھہ کی بی علت کے دلیل ہی درازی
عمر و شجاعت پر اور چشم ازرق بدترین چشم ہی اور دلیل ہے بخل و
بیحیائی و بے حمیتی پر اور چشم کبود و خرد و لرزان دلیل ہے مکر و حیلہ و
شہوت پرستی پر اور گول آنکھہ نشان نحوست ہی اور آنکھہ مائل بدرازی
علامت سعادت و فرخندگی کی ہے اور چشم متوسط بزرگی و کوچکی و سرخی
و سیاہی اور رو در درازی مین علامت ہے اخلاق جمیلہ و عادات
فرخندہ کی میری آنکھہ بحمدہ تعالی اسی طرح پر ہے اور تحریر سرخ کا پیدی
چشم مین ہونا نشان شہوت ہے **علامات گوش** بڑا کان نشان
ہے خوبی و قوت حافظہ و طول عمر و تندخوئی کا بعض اوقات مین میرے
استاذ مفتی صدرالدین خان دہلوی کے کان بڑے تہی اور اونکا حافظہ
بہی قوی تہا اور عمر بہی دراز ہوئی اور چہوٹا کان نشان جہل و نادانی ہے
اور متوسط نشان ہے عقل و فراست و سعادت کا میرا کان بحمدہ تعالی
متوسط ہے اور نرمۂ گوش کا پر گوشت ہونا دلیل دولت ہے

علامات بینی پتلی ناک نشان ہے سبکی و خفت عقل کا اور چوڑی بڑی سوراخ دلیل ہیں بسیاری شہوت و غضب نا کی پر اور بینی کج نشان نفاق و شرارت ہے اور بینی دراز و کلان اور نوک خمدار مثل منقار طوطی کے دلیل ہے لات و فراخی پر اور بینی متوسط بلندی و پستی مین دلیل صحت حواس باطن ہے میری ناک بحمدہ تعالی اسی طرح کی ہے اور بینی کم سے پست نشان ہے افلاس و تنگدستی کا علامات لب موٹا ہونٹھ دلیل ہی حماقت و غلظت طبع و کینہ وری پر اور لب باریک نشان ہے فہم و لطافت طبع کا اور سرخی لب کی نشان ہی سعادت و خوش اصلی کا اور کبودی و سیاہی لب کی دلیل ہے بدنفسی و بد اصلی پر اور سفیدی لب کی دلیل ہے بیماری پر میرے ہونٹ نہ باریک ہین اور نہ سطبر اور سرخ ہین نہ سفید علامات دہن دہان فراخ دلیل شجاعت ہی اور دہن تنگ دلیل خوف و ہراس ہے عورتون کا دہن فراخ ہونا علامت ہے مزید خواہش مباشرت کی میرا دہن نہ فراخ ہے اور نہ تنگ بلکہ متوسط ہے علامات دندان دانت بہت بڑے بڑے اور متصل یعنی ملے جلے دلیل شرارت کی ہے اور بہت کوچک و متفرق دلیل صحت بدن کی ہے اور دانت ٹیڑھے اور ناہموار دلیل ہے مکر و خیانت کی اور متفرق دانت و ہموار و متوسط بزرگی و کوچکی مین نشان ہی سعادت و عدالت و امانت کا میری دانت نہ متفرق

تھے نہ متصل بلکہ متوسط لکن اب وہ سب گر گئے انا اللہ ۔

خم آگیا قد مین ابروون کی صورت ۔ سب لٹ گئی عضو گیسوونکی صورت
غم کھایا جوانی کا یہ بینی دن رات ۔ سب گر گئے دانت آنسوونکی صورت

تیس سے بتیس تک ہونا دانتون کا نشان دولت و فراست ہی اور تیس
سے کم ہونا علامت فلاکت و افلاس ہے علامات کام و زبان تالو
اور جیب کا لال ہونا دلیل سعادت و نیکوئی ہے اور سیاہ و زرد ہونا
علامت بد خوئی و نحوست کی ہے علامات زنخ باریک زنخ دلیل
فرخندہ خوئی ہے بحمدہ تعالی مین باریک زنخ ہون اور زنخ پر گوشت دلیل
جہل و تکبر ہے اور زنخ متوسط دلیل عقل و ہنر ہے علامات گردن
کوتاہی گردن کی دلیل مکر و خیانت ہے اور لمبی گردن باریک دلیل
جبن و حماقت ہے اور موٹی گردن دلیل صدق و عدل و تدبیر ہے پھر
اگر گردن مین ایک خط ہو تو یہ دلیل ہے درازی عمر کی اور دو خط ہون
تو دلیل ہے بہرہ مندی کی اور تین ہون تو علامت ہے دولت کی سیری
گردن بحمدہ تعالی نہ کوتاہ ہے اور نہ دراز مفرط بلکہ متوسط ہے علامات چہرہ
چہرہ پر گوشت دلیل ہے کاہلی و نسیان و جہل و درشت خوئی کی اور چہرہ
خشک و کم گوشت علامت ہے خبث باطن کی اور معتدل دلیل ہے نیکخوئی
کی سیرا چہرہ اسی طرح کا ہے زردی رنگ چہرہ کی نشان خبث و مرض باطن

سے ہے اور سفیدی و سرخی نشان صدق و امانت ہے علامات محاسن یعنی ریش کا کوسہ ہونا دلیل ہے زیرکی و کیاست کی اور ریش کا گرد ہونا دلیل ہے وقار و تمکین کی اور ریش بسیار دراز دلیل ہے حماقت و نادانی کی ۔

لی حبیب ولہ لحیۃ   طولہا عمداً بلا فائدۃ
کانہا بعض لیالی الشتا   طویلۃ مظلمۃ بارادۃ

اور محاسن پر موی نشان ہے بلادت و غباوت کا مگر بعض اشخاص میں میری داڑھی بحمدہ تعالیٰ سبک و کم موئے ہے نہ کوتاہ بحت نہ دراز محض بلکہ متوسط ہے علامات کتف لاغری ہر دو دوش کی دلیل ہے قبح سیرت پر اور چکلا ہونا کندے کا نشان ہے حماقت کا اور پر موئے ہونا کتفین کا علامت ہی بید ولتی کی اور کتف صاف و متوسط جیسے میرے کتف ہین دلیل ہے عقل و دولتمندی و سعادت و لطف مزاج پر علامات بغل و بازو بازوی دراز و بغل پر گوشت نشان ہے نیکبختی و فراخی رزق کا اور بازوی خرد و بغل خشک علامت ہے بید ولتی کی میری بغل متوسط ہے نہ ممتلی اور نہ خالی اسی طرح حال بازو کا ہے علامات سینہ صدر فراخ و پر گوشت نشان نیکبختی ہے میرا سینہ بی کینہ اسی حیثیت کے قریب ہی و للہ الحمد اور سینہ تنگ و تہی علامت نحوست و بدبختی کی ہے

علامات پستان دونون پستان کا کلان ہونا دلیل ہی دولت
واولاد پہ اور ایک کا خرد اور دوسری کا کلان ہونا نشان ہے بدبختی کا
عورت کی پستان لائق وصف کی وہ ہے جو برابر وگول وکراری چکنی ہو
نہ سائز بدن سے اعظم اور نڈیل ڈول سی خرد بلکہ متوسط وکشیدہ ہو
واللہ اعلم علامات شکم پیٹ کا بڑا ہونا دلیل ہے حماقت کی الامان اللہ
اور شکم متوسط دلیل ہے حسن رائے وصفائی عقل وتیزی ہوش پر میرا
شکم بحمدہ تعالی نہ بزرگ ہے اور نہ فرورفتہ وللہ الحمد جس کے پیٹ پر ایک
خط ہوگا یعنی بٹ اوس کی موت تلوار سے ہوگی اور دولکیر والا صحبت نسوان
کو پسند رکھیگا اور تین خط کا پیٹ پہ ہونا نشان ہی عقل وعلم وہوشیاری
کا چار پانچ خط تک اور اگر کوئی خط بھی نہین ہے تو ایسا شخص اقبالمند
ہوتا ہے میرے پیٹ پہ بحمدہ تعالی کوئی خط نہین ہے علامات ناف
بڑی اور گول ناف دلیل دولت وسعادت ہے اور بدروئی ناف کی
نشان نفرت ونحوست ہے میری ناف اگرچہ کلان نہین ہے لکن مدور ہے
علامات پشت پیٹھہ کا چوڑا ہونا دلیل ہے قوت غضب وتکبر پر اور پشت
خمیدہ دلیل ہے بداخلاقی پر اور پشت دراز نشان ہے نحوست کا اور
پشت ناہموار جیسی کہ میری پشت ہے مثلا دلیل سعادت ونیک بختی ہے
علامات رنگ نون بیاض مشرط بہمراہ کبودی وسبزی چشم کی دلیل ہے

سختی روی و بی شرمی و خیانت و خفت عقل پر اور اگر معتدل باریک زنخ
و کوسہ و تیز نظر و پہن پیشانی بہی ہو اور سر کے بال بہت ہون تو ایسے
شخص سے حذر کرنا اور آپ کو بچانا واجب ہی لال رنگ آگ کی طرح چمکتا
دلیل ہی زود رنجی اور کام مین جلدی کرنے پر اور رنگ سبز دلیل ہے
خبث باطن پر اور رنگ سرخ و سفید دلیل ہے اخلاق فرخندہ پر اور
رنگ سرخ مائل بسیاہی دلیل ہے بداخلاقی پر اور رنگ گندمی دلیل
ہے خوش اخلاقی و عقل و کیاست و ادراک و نیکبختی پر اکثر انبیا علیہم السلام
گندم گون تھے قرآن و حدیث سی معلوم ہوا کہ سارے اہل جنت گورے
چٹے نمکین صورت شیرین شکل ہونگے اور تمام اہل نار سیاہ رو و اسود رنگ
غرابیب سود ہونگے یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ الخ میرا رنگ
بحمدہ تعالی گندم گون ہے نہ مین بالکل سفید کپڑا ہون اور نہ سانولا بلکہ متوسط
متوسط اللون ہون علامات نرمی بدن جسم کا نرم ہونا دلیل قوت
فہم و لطافت طبع ہی اور سختی بدن کی دلیل قوت تن و غلظت طبع و
ضعف فہم ہے اور کہال کا نرم و نازک ہونا نشان فرخندگی و نیک خوئی
ہے بحمدہ تعالی مین نہایت نازک تن نرم بدن ملائم پوست باریک گوشت
ہون مجہہ مین سختی کا نشان نہین ہے علامات موی سخت بال دلیل
شجاعت و استقلال ہین اور بہت نرم بال علامت بیدلی و ترسندگی

کم فہمی ہے اور متوسط درشتی و نرمی مین دلیل خوبی صوری و معنوی ہے
میری بال اسی جنس کے ہین و لہ الحمد حکما کہتے ہین موی نیکوی معتدل
نشان ہے مردی و شجاعت و صحت دماغ کا اور بہت بال کا سینہ و شکم
پر ہونا دلیل ابلہی و حماقت ہے اور تھوڑے بال ہونا دلیل لطافت و
کیاست ہے میرے سینہ و شکم پر بہت سبک و قلیل بال ہین کہ باوجود
حلق کے اون مین سختی نہین آتی ہے موی زرد رنگ دلیل حماقت و تسلط
و درشتی ہین اور موی سیگون نشان شجاعت و صحت دماغ ہے اور موئے
سیاہ نشان عقل و امانت ہی اور موی متوسط سیاہی و درشتی و نرمی
مین دلیل عقل و اعتدال مزاج ہے جیسے میرے بال اور جس شخص کے
ہر ایک مسام سی ایک بال نکلی یہ نشان دولت ہے اور اگر دو بال اگین
تو یہ دلیل ہنر مندی ہے اور اگر تین نکلین تو وہ صاحب عبادت ہوگا اور
چار بال کا ایک مسام سی نکلنا علامت افلاس و فرومایگی ہے اور بال کا
باریک ہونا دلیل فرخندگی ہے اور الک یعنی گندہ ہونا نشان نکوہیدگی ہے
میرے بدن پر غالبا ہر مسام سی ایک ہی بال نکلا ہے اور کسی جگہہ دو بس
علامت آواز بڑی و بلند آواز دلیل شجاعت ہی اور آواز باریک و نرم
دلیل اخلاق حمیدہ اور آواز غنہ نشان تکبر و غرور اور آواز ناخوش دلیل
حماقت و بدطینتی ہے ان انکر الاصوات لصوت الحمیر اور بات کہنا

آہستگی و نرمی سی دلیل عقل و دانائی ہے اور جلدی کرنا بات کرنی مین
دلیل بدخلقی و بدعقلی ہے اور حرکت ہاتھ کی وقت بات کہنے کی نشان
زیرکی و فراست ہی تیزی آواز قدرسے بزرگ و بلند ہے اور مین بات
کرنی مین بہت جلد باز نہین ہون وللہ الحمد علامات خندہ قہقہہ
دلیل سفاہت و بیحیائی ہے ولہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی ثابت
نہین ہوا اور تبسم دلیل حیا و وقار و تمکین وخوش اخلاقی ہے آنحضرتؐ کا
خندۂ شریف غالبا یہی تبسم مبارک تہا بس ؎

بر آسمان چہارم مسیح بیمارست　　تبسمی ز تو بہر علاج می طلبد

علامات قد قامت طویل دلیل احمقی ہے اور قصیر دلیل فتنہ انگیزی
اور قد دوتا دلیل کینہ و عداوت ع کمر خم کردن صیاد آفتہاست مرغان را
اور قد میانہ دلیل حکمت و فراست و اعتدال اوصاف باطنی ہے بحمدہ تعالی
مین متوسط ہون درمیان طول وقصر و فربہی ولاغری کی حکمانی کہاہے
خوب تر قد وہ ہے کہ صاحب قد کی انگلیون سے ایک سو بیس انگشت ہو
اس مقدار سے جتنا کم ہوگا اوتنا ہی برا ہے علامات رفتار جس شخص کی
رفتار کج ہوگی وہ بزرگون کو برائی سے یاد کریگا اور جو کوئی چلنے مین
کمر و کولا کو ہلائیگا یہ دلیل ہے علت ابنہ پر اور تیز و تند چلنا علامت ہے
قہر و غضب و جہالت پر اور آہستہ چلنا دلیل ہے اندوہناکی پر اور رفتار

متوسط تیزی و آہستگی مین جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
چال تہی دلیل ہے نکوئیہای ظاہری و باطنی پر بحمدہ تعالی مین بہے
بیچ کی چال چلتا ہون نہ بہت تیز اور نہ بہت آہستہ اور وقت رفتار
کے پانوٗن زمین پر مارنا زورسی دلیل بدبختی و بے دولتی کی ہے اور
لنبے لنبے قدم رکہنا دلیل جہالت و حماقت ہے اگرچہ واسطے نماز کی طرف
مسجد کے کیون نہو علامات کف دست ہتیلی کا پر گوشت ہونا دلیل
دولت ہے اور سرخ رنگ ہونا اوسکا دلیل خوبی و لطافت طبع ہی اور
زردی رنگ کی دلیل ہے فسق و فجور پر و سپید و سیاہ دلیل ہی بدبختی
کی اور بہت سی لکیرون اور تہوڑی لکیرون کا ہتیلی مین ہونا دونون
زبون ہین اور درجہ اوسط پر ہونا نشان سعادت و بختمندی ہے نکتہ
ہر انسان کی ہر دو کف دست پر دو خط سطبر واضح ہوتے ہین ایک بشکل
ہندسہ ۸۱ ہے اور دوسرا بشکل ہندسہ ۱۸ آن دونون عدد کے ملانے سے
عدد نو دو نہ کا پورا ہو جاتا ہے گویا اللہ پاک کی اسماء حسنی کا شمار رہتا ہے
و للہ الحمد میری کف دست باعتبار خطوط کے متوسط العدد ہین امام فخر الدین
رازی رح نی بیان کف مین ایک رسالہ مستقل لکہا ہی الصف فی علم الکف
نام اوسمین خطوط کف دست سی علامات حالات انسان کا نشان دیا ہے
سو یہ کچہہ علم غیب نہین ہی بلکہ تجربہ ہے گو کبہی صحیح ہوتا ہے اور کبہی نہین

واللہ یعلم وانتم لا تعلمون علامات انگشتان انگلیون کا لنبا ہونا
دلیل طول عمر ہی اور باریک و نرم ہونا دلیل نیکبختی ہے اور سطبر و کج و
درشت ہونا دلیل بدبختی ہے اور اگر بند کرنی مین انگلیون کے سوراخ
نمایان ہو تو یہ دلیل ہے بی دولتی اور فضول خرچی پر اور اگر سوراخ ظاہر
نہون تو یہ دلیل ہے دولت و جمعیت پر الحمد للہ تعالی کہ میری انگلیون مین
یہ سوراخ وقت بہم کرنے انگشتان کی ظاہر نہین ہوتا ہے اور مین مبذر و
مسرف بہی نہین ہون جس طرح کہ بخیل و شحیح بہی نہین ہون ع کلا جانبی
قصد الامور ذمیم ؛ علامات ناخن لال رنگ ناخن دلیل عقل و
علم و فراست و فراخ دستی ہین اور رنگ زرد و سیاہ علامت پریشانی و
افلاس و بدبختی ہے ہر چند میری ناخن خوب سرخ رنگ نہین ہین لیکن
مائل بسرخی ہین ہمراہ اندک سفیدی کی علامات ذکر کج ہونا ذکر کا نشان
فسق و فجور ہے الحمد للہ تعالی کہ یہ بندہ اس علامت سے دور ہے اور ذکر
راست علامت صلاح و راستی ہی یہ قیافہ بحمدہ تعالی مجہہ مین موجود ہے
ذکر پر بہت سی رگون کا نمودار ہونا دلیل عسرت و افلاس ہے علامات
انثیین ایک خصیہ کا بڑا ہونا اور دوسری کا کوچک ہونا علامت ہے
غلبہ شہوت کی اور مزید رغبت کی عورتون مین اگر خصیہ جانب راست کا
کوتاہ ہوگا تو اوس مرد کے نطفہ سے ذکور بہت پیدا ہونگے اور اگر جانب چپ

کوتاہ ہوگا تو اناث زیادہ متولد ہونگی بعض نے کہا ہے کہ فوطہ کوچک
نشان دولت ہے اور فوطۂ کلان علامت فسق و فجور مجھے بحمدہ تعالی
کلانی و کوچکی فوطہ سے رہائی حاصل ہے حالت توسط کی وجہ سی تعداد
پسر و دختر کی برابر رہی دو پسر ہوی دو دختر اللھم اصلح لی فی ذریتی
علامات ران وساق ران پر گوشت دلیل عیش وعشرت ہی ساتھ
عورتون کے اور سختی ران کی ہمراہ قلت موے کی نشان دولتمندی ہے
اورجس کی ساق سطبر اور پرموی ہوگی وہ اکثر پیادہ چلیگا اور تنگدست
ہوگا اور ساق بسیار دراز دلیل تکبر وحسد ہے اور بہت کوتاہ نشان افلاس
ہے اور معتدل درازی و کوتاہی وسطبری وباریکی مین جیسی میری ساق
ہے دلیل شجاعت وسخاوت ونیک بختی ونیک طینتی ہے وللہ الحمد
علامات کعب کعب پرگوشت دلیل آسودگی ہے اور ہونا بالون کا
کعب پر دلیل قلت اولاد ہے اورجس کی ایک کعب بڑی اور ایک چھوٹی ہو
وہ شخص اکثر قید خانہ مین رہیگا کعب چھوٹی اور گول نشان دولت ہے
اور کعب بلند وکج نشان نکبت وافلاس ہی مین بحمدہ تعالی کعبین مین
حد اعتدال پر ہون **علامات عقب** یعنی پاشنہ ایڑی چھوٹی اور نرم
نشان دولتمندی ہے میری ایڑی خرد وملائم ہے وللہ الحمد اور کلان و
کج علامت نکبت ہے اورجسکا پاشنہ پر گوشت ہے اور وقت چلنے کے

چوڑا ہو جاتا ہی اکثر یہ ہے کہ ایسا شخص چور رہتا ہے **علامات پشت پا**
پشت پای بلند و کم موی علامت نیکبختی و سعادت و فرخندگی ہے اور
بالعکس اس کے بالعکس ہے یعنی جسکی پشت پا پر بہت سے بال ہوتی ہین
وہ بدبخت و نکوہیدہ خصال ہوتا ہے **علامات کف پای** تلوون کا
زرد یا سیاہ ہونا دلیل ہے قلت اولاد و فسق و مخمورگی اور خالی ہونا تلوون کا
خطوطاسی دلیل ہی اسپر کہ اکثر وہ شخص پیادہ پا چلیگا اور کف پای سرخ و نرم
جیسے کہ سیر سے ہین نشان ہے عقل و دولت کا اور نشان جو اور بیرق و
ناقوس کا کف پای مین دلیل ہی و فور دولت و حشمت پر اور کف پائے پر
کاواک پای راست مین جانب بسیاری اور پای چپ مین جانب مین سے
دلیل ہی اسپر کہ ہمیشہ سواری گھوڑے کی میسر ہوگی مجھے تمام عمر مین فقط
ایک بار اتفاق سفر کا پا پیادہ پانچ کوس تک جانے کا ہوا تہا ایام غدر
ہندوستان ۱۲۷۳ھ ہجری مین بہر بڑے بڑے سفر پیش آئے بحمدہ تعالی
ہمیشہ راحلہ نصیب ہوا یہان تک کہ اسپ و فیل و پالکی و بگہی وغیرہ جملہ
انواع مراکب اللہ تعالی نی مرحمت فرمائے جو اس دم تک موجود ہین للہ الحمد
والمنۃ **علامات انگشتان پای** پانون کی انگلیون کا لنبا اور باریک
ہونا نشان تیز فہمی ہے اور کوتاہ و سطبر ہونا دلیل کند فہمی اور متصل ہونا
انگلیون کا دلیل ہے نیکی و خوبی پر اور متفرق و پریشان ہونا نشان ہے

زبونی احوال کا اور وہ انگلی جو پاس نرانگشت کی ہی اگر نرانگشت سی دراز ہو تو نشان نیک بختی واقبالمندی و مال ہی وہ شخص عورتین بہت کریگا اور اوس کی بی بی سامنے اوس کے مرجائیگی اور اگر انگشت مذکور خرد ہے تو خود سامنے عورت کے مرجائیگا اور اگر ساری انگلیان پانُون کی چہوٹی ہون تو یہ دلیل ہے بداصلی و بدطینتی پر اور جس کی نرانگشت بہت عریض و پہن ہو وہ بہت ملکون اور شہرون مین پہریگا میری پانُون کی انگلیان ان سب اوصاف مین حد اعتدال پر ہین و للہ الحمد حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی انگلی انگوٹھے کی پاس کی لنبی تہی یہ نشان ہے سعادت واضح کا علامات ناخن پانُون کی ناخن کا زرد سیاہ ہونا دلیل ہی عیب دار ہونی پر اور سرخ وصاف ہونا جیسے میرے ہین دلیل ہے ہنر پر و للہ الحمد تنبیہ اس قیافہ مین ذکر اعضاء تناسل مرد کا کیا ہے مگر شرمگاہ عورت کا قیافہ نہین لکہا یا تو اہل قیافہ نے اس مین غور نہین کیا یا استحیاء ذکر اس کا چہوڑ دیا ہے اس جگہہ اتنا کہنا کافی ہے کہ عرب فرج پر گوشت کو پسند کرتی اور موجب راحت سمجہتے ہین اور کم گوشت و خشک سی متنفر ہین رہی درازی و کوچکی سوخرد و تنگ بہتر ہے فراخ و درازسی اور زن قصیر کا رحم دور اور زن دراز کا رحم نزدیک ہوتا ہے اور صورت رحم کی مثل ذکر و خصیتین مرد کے ہوتی ہے واللہ اعلم فائدہ صاحب فراست و قیافہ کو چاہیے کہ

جس شخص مین علامات خبیثہ رذیلہ زیادہ تر ہون اور علامات نفیسہ جمیلہ
کمتر وہان اعتبار اوس کے خبائث کا کرے اور جس شخص مین علامات
حسنہ بیشتر ہون اور علامات ردیہ کم وہان اوس کی محاسن احوال سے
مستدل ہو اور اگر دونون علامات یکسان و برابر ہون تو اکثر ایسے لوگ
نیکی بدی مین معتدل الاحوال ہوتے ہین اور یہ ساری علامات جن کا
ذکر اس جگہ ہوا مردون اور عورتون مین مشترک ہین اور وجود ایسے شخص
کا جو سراپا قیافہ حسن رکھتا ہو اور کوئی علامت بد اوسمین نہو محالات عادی
مین سے ہے کیونکہ وجود اسکا موقوف ہی حصول اعتدال حقیقی پر ہے اور یہ امر
نوع انسان مین کسی فرد کے اندر پایا نہین گیا سب سے اعدل ترمزاج
و طبع و خلق و فطرت و جبلت و صورت و سیرت و سریت و علانیت مین
ہماری حضرت سید الرسل خاتم الانبیاء تھے اور بعد اونکے دیگر رسل و انبیاء
سابقین سو جو قیافہ حضرت کا در بارۂ اعضای جسمانی کتب حدیث و سیر مین
ثابت ہی جسکو ایک رسالہ علحدہ مسماۃ بہ بلوغ العلی بمعرفۃ الحلی مین لکھا گیا ہے
جس کسی شخص مین کوئی قیافہ کسی عضو کا منجملہ اوسکے پایا جاوی اور یہ ممکن اور
واقع ہے تو اوس قیافہ کو سراپا خیر و برکت سمجھکر اللہ کا شکر بجا لاے امام حسنؑ
سر سے تا ناف اور امام حسینؑ ناف سے تا پای مشابہ آنحضرت صلعم تھے اور
حلیہ و قیافہ خلفاء راشدین اور اہل بیت و بقیۂ عشرۂ مبشرہ مین تامل کر دیکھی

معلوم ہوتا ہے کہ اون مین بھی صورت بعض جوارح کی خلاف قیافہ حسنہ
کے تھی لکن صحبت سراپا خیر وبرکت نبوی مین وہ خصال انکو مہیدہ اونکے
مبدل بفعال حمیدہ ہوگئے تھے اب بھی ممکن ہے کہ جو شخص اپنے قیافہ مین
عیب پائے وہ ریاضت ومجاہدہ ی اوسکی اصلاح فرمائے اگر توفیق ازل
مساعدت کریگی تو حصول صلاح وفلاح آسان ہوجائیگا واللہ المستعان
علامات متفرقہ خال سیاہ کا پیشانی پر ہونا نشان دولت وبخت بندی
ہے قفا یعنی پس گردن قفا کا مثل قفائے فیل کے اندک برآمدہ و
پشتہ دار ہونا علامت دولت ہے اور مشابہ قفای بندر کے کاواک وا
اور خشک ہونا دلیل فلاکت ہے استخوانہای پہلو آٹھ ہڈیون کا پہلو
مین ہونا نشان بادشاہی ہے اور نو کا ہونا علامت ہے دولت کی اور
دس کا ہونا نشان ہے درویشی کا اور گیارہ کا ہونا علامت ہے زہد و
تقوی کی اور بارہ کا ہونا دلیل ہے رنج واندوہ پر اور تیرہ کا ہونا دلیل
ہے حصول مال واقبال پر اور ہ اکا ہونا علامت ہے سیہ کاری وبدافعالی
پر خال سیاہ بر سر ذکر یہ دلیل ہی اسپر کہ عورتون مین زیادہ رغبت
ہوگی اور مواصلت نسوان سی کامیاب ہوگا علامت بوی منی اگر منی
مچھلی کی بو آئے تو یہ دلیل ہے کثرت اولاد وجمع مال وخوشی پر اور اگر
بو تھا ... کی آئے تو دلیل ہے میلان خاطر بطرف عورتون کی اور اگر دہی یا

دودہ کی بو آئی تو یہ نشان ہے دولتمندی و بختیاری کا اور اگر بو ہی تلخ آئی تو یہ دلیل ہے فسق و فجور پر دلیل مسامات اور بال اوگنی کی جس کی مسام مین ایک بال اوگا دولت و جمعیت فی اوس کے ساتھہ گرہ باندہی اور اگر ایک مسام سی دو بال نکلے تو یہ نشان ہے زہد و تقوی و خدا پرستی کا اور تین چار کا اوگنا نشان ہے نکبت وافلاس کا علامات قامت قد کا طول مین سر انگشت نرپای سے سر تک نوی انگشت ہونا انگشتان صاحب قامت سی دلیل ہے عمر سی سالگی پر اور نوسے ستے ایک سو بیس انگشت تک جس قدر زیادہ ہو برابر ہر انگشت کے پنج سال سی سال پر زیادہ سمجھنا چاہیے مثلاً نود و یک انگشت نشان ہی ۳۵ سال کا اور نود و دو انگشت نشان ہی چہل سال کا اسی قیاس پر یک صد و بست انگشت سمجھنا چاہیے میری عمر اس وقت ۵۸ سال کی اندر ہے و بعد الحمد اگرچہ یہ عمر بیکار گئی اور کوئی کام آخرت کی درستی کا جیسا کہ چاہیے تہا نہین بنا اللہم غفرا ۵

کاری نساختیم و دمیدن گرفت صبح
اوجی چراغ خانہ برافسانہ سوختیم

اب بال سر کے سفید ہو گئے دانت گر گئے طاقت اعضا نے جواب دیا ضعف کا ہجوم ہوا ۵

ضعف و ناطاقتی و سستی اعضا ہردم
ایک گہٹنے سے جوانی کے بڑہا کیا کتنا کچہہ

الله سے امید ہے کہ خاتمہ حسنی نصیب کرے کہ انما الاعمال بالخواتیم آمین ثم آمین

دلائل خطوط دست و پا و سائر اعضا بموجب اقوال

حکمای ہندوستان

ایک خط کا پیشانی مین عرضاً ایک شقیقہ سے دوسری شقیقہ تک ہونا نشان ہے دولت و بختمندی کا اور دو خط نشان علم و ہنر ہین اور تین خط نشان سلطنت یا وزارت اور چار خط علامت فقر و درویشی ہین اور پانچ خط علامت نکبت و فلاکت ہین اور نہونا خطوط کا پیشانی پر نشان ترک دنیا ہے اور بعض نے کہا کہ پانچ خط کا پیشانی پر ہونا نشان عمر صد سالہ ہے اور چار خط کا ہونا دلیل ہشتاد سالگی ہے اور تین خط کا ہونا علامت شصت سالگی ہے اور دو کا علامت چہل سالگی ہے اور ایک خط کا علامت بست سالگی ہے اور نہونا خط کا علامت کم عمری ہے انتہی یہ ساری اسباب و علامات و دلائل کتاب مطلع العلوم و مجمع الفنون سے اخذ کر کے جابجا مناسب محل کے کچھہ زیادت بھی کی گئی ہے **فائدہ** یہ اعضا جن کی آثار سے استنباط قیافہ کیا گیا ہے اگرچہ ان مین مرد و زن سب شریک ہین لکن بحکم الشئ بالشئ یذکر اس جگہہ جملہ صفات محمودہ نساء کا ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوا **حکایت** عبد الملک بن مروان نے ایک شخص غطفانی سے کہا تھا کہ صف لی احسن النساء اوسنے کہا خذها یا امیر المومنین ملساء القدمین ردماء الکعبین

ناعمة الساقين ضخماء الركبتين لفاء الفخذين ضخمة الذراعين
رخصة الكفين ناهدة الثديين حمراء الخدين كحلاء العينين
زجاء الحاجبين لمياء الشفتين بلجاء الجبين شماء العرنين شنباء الثغر
محلوكة الشعر غيداء العنق مكسرة البطن عبدالملک نے کہا ویحک واین
توجد هذه قال تجدها فی خالص العرب وفی خالص فارس انتهی کذا
فی المستطرف فیما یتعلق بالمؤنث والمذکر مین کہتا ہون شاید وجود ایسی مستورہ
کا اوس زمان مین درمیان عرب وفرس کے ہوگا اور اب توبسبب فساد
زمان جہان ایس سی خالی ہی مگر ان جنان مین شاید اہل ایمان کو ایسی
عورت میسر آئی اللهم اغفر لنا وارزقنا ایاها فائدہ ابجد العلوم مین
کہا ہی کہ علم قیافہ دو قسم ہی ایک قیافہ اثر دوم قیافہ بشر اس جگہہ یہی قسم
دوم مراد ہے یہ علم کیفیت استدلال سی ہیئات اعضار شخصین مشارکت واتحاد
مابین ہر دو در نسب وولادت وسائر احوال واخلاق مین بحث کرتا ہی اور
استدلال کرنا ساتھہ اس وجہ کی مخصوص ہی ساتھہ بنی مدلج وبنی لہب کی عرب
سے اور وجہ اس اختصاص کی ایک مناسبت طبعیہ ہی جو اونکو حاصل ہے تعلم
اوسکا ممکن نہین ہے اور حکمت اس اختصاص کی راجع ہوتی ہے طرف حیاطت
نسبت نبویہ کے جس طرح کہ بعض حکمانے کہا ہے اور یہ خاص ہی ساتھہ عرب
کے تاکہ ایک سبب بازرکہنے عورتون کا ایسے امر سی ہو جو کہ موجب خبث انساب

منسوب نسب سے جیسے فساد تخم وکشت کا اور یہ علم حدس وتخمین سے حاصل
ہوتا ہے نہ استدلال یقینی سی واللہ اعلم حکایت امام شافعی و امام محمد
بن حسن نے ایک شخص کو دیکھا محمد نی کہا یہ نجار یعنی درودگر ہے شافعی نے
کہا یہ حداد یعنی آہنگر ہے جب اوس سی سوال کیا کہ تیری صنعت کیا ہے اوسنے
کہا پہلے مین حداد تھا اب مین نجار ہون انہی مین نی ایک بار حاضری فوج
ریاست کی لی تھی اونمین دھنیے جلاہے رذیل قوم کی لوگ بھی مخفی طور پر
داخل ہو گئے تھے اونکے چہرے مہرے کو دیکھکر حکم لگایا کہ یہ نداف ہی اور یہ
حائک اور یہ فلان اور وہ فلان حسن اتفاق سے وہ قیافہ مطابق واقع کے نکلا
وللہ الحمد اور وہ لوگ قوم سپاہ پیشہ سی علحدہ کر دیے گئی ہی ابجد العلوم مین کہا
ہے کہ اس علم کا نام قیافۃ البشر اس لیے ہوا ہے کہ صاحب اس علم کا بشرات وجلود
واعضاء واقدام البشر کا تتبع کرتا ہی اور یہ علم دراست وتعلیم سے حاصل نہین
ہوتا ہی ولہذا اس بارہ مین تصنیف نہین ہی حکایت کہتی ہین کہ اقلیمون صاحب
فراست تھا وہ اپنی زمان مین یہ زعم کرتا تھا کہ وہ ترکیب ابدان سی انسان
کے اخلاق پر استدلال کرتا ہی تلامذہ بقراط نی ارادہ کیا کہ اوسکا امتحان لین
بقراط کی تصویر کھینچکر اوس کی پاس بھیجی یونان کی لوگ ایسی تصویر بناتی تھے
کہ بالکل شبیہ اوس شخص کی ہوتی تھی جیسے آج کل تصویر تلغراف مثلاً ہوتی ہے
وہ تصویر مین جمیع الوجوہ حاکی قلیل وکثیر امر تھی اس لیے کہ یونانی تصویر کی

تعظیم کرتی اور اوسکو پوجتے تھے اسی جگہہ سی تصویر کشی مین پورا احکام و استحکام کرتی تہی اور ساری کی محل اس فن مین تابع اہل یونان ہین ولہذا اون کے توابع کی تصویر کشی مین تقصیر ظاہر ہوتی ہے بالجملہ جب وہ لوگ نزدیک اقلیمون کی حاضر ہوئی اور اونسے تصویر مین تامل کیا اور خوب غور سی نگاہ کی تو کہا کہ یہ شخص محب زنا ہی اور وہ نجانتا تہا کہ یہ تصویر کس شخص کی ہے اور ہنون نی کہا کہ تو جہوٹا ہے یہ تو تصویر بقراط کی ہے اونے کہا میری علم کی تصدیق ضرور ہے اچہا تم بقراط سی دریافت کرو وہ لوگ پاس بقراط کی آئے اور یہ حال کہا بقراط نی کہا اقلیمون سچا ہے مین محب زنا ہون لیکن اپنے نفس پہ قابو رکہتا ہون کذا فی تاریخ الحکما مدینۃ العلوم مین لکہا ہی غیاث اس علم کی وجود مناسبت و مشابہت پہ ہے درمیان والد و ولد کی اور یہ منجملہ مباحث طبیہ کے ہی یہہ مناسبت کبہی امور ظاہرہ مین ہوتی ہے اس طرح پہ کہ ہر کوئی اوسکو دریافت کرلیتا ہی اور کبہی امور خفیہ مین ہوتی ہے جسکو بجز اہل کمال کی دوسرا ادراک نہین کرسکتا ولہذا احوال لوگون کا اس علم مین مختلف ہوتا ہے کما لا وضعفا یہان تک کہ ہر گز اونپر کوئی شے مشتبہ نہین رہتی ہی بسبب کمال ہر دو قوت باصرہ و حافظہ کی جن کی بغیر یہ علم حاصل نہین ہو سکتا ہی اور یہ علم قبایل عرب مین موجود ہے اور غیر عرب مین نادر ا ہوتا ہے کیونکہ حصول اس علم کا تجارب اور مزاولت مدد سے ہو

سی ہوا کرتا ہی و لہذا اس علم مین کوئی کتاب تصنیف نہین ہوئی ہے بلکہ
یہ علم بطور توارث کے چلا آیا ہے اور چونکہ عرب کو اس علم کا اہتمام زیادہ ہے
اس لیے مختص ساتھ اون کے ہوا ہی اور خلفاً عن سلف متوارث چلا آتا
ہے اور غیر عرب مین پایا نہین جاتا انتہے مین کہتا ہون فی الجملہ اعتبار اِس
علم قیافہ کا نزدیک شارع کے بہی بعض احکام مین معلوم ہے صحیح بخاری
و مسلم مین آیا ہے کہ عائشہ نے کہا ایک دن حضرت پاس میرے آئے اور مسرور
تھے فرمایا ای عائشہ تو نے نہین دیکہا کہ مجزز اسلمی نے اسامہ بن زید اور زید
کو دیکہا کہ وہ دونون چادر اوڑہے ہوئے اپنا سر چہپائے تھے اور اونکے پاؤن
کہلے تھے مجزز اسلمی نے اونکی طرف دیکہکر کہا ان ہذہ الاقدام بعضہا من
بعض انتہے یہ اسلیے کہ منافقین نسب اسامہ مین قدح کرتے تھے کیونکہ زید ایک
مرد سفید و سرخ تہے اور اسامہ کی والدہ ام ایمن حبشیہ تہین یہ کالی رنگ کی تہے
لوگ شبہہ کرتے تہے کہ اسامہ فرزند زید نہین ہین کیونکہ دونون کے لون مین
تفاوت بین تہا جب بیان قائف سے جسکا اعتماد عرب مین سائر دائر تہا
حضرت نے الحاق نسب اسامہ کا ساتھ زید کے سنا تو آپ کو مسرت حاصل
ہوئی اور خوش ہوتے ہوے پاس عائشہ رضی اللہ عنہا کے آئے اور یہ ذکر کیا
حافظ ابن حجر عسقلانی رح فرماتے ہین ادخال ہذا الحدیث فی کتاب الفرائض
للرد علی من زعم ان القائف لا یعتبر بہ فان اعتبر فی لہ فعمل بہ لزم منہ

حصول التوارث بين الملحق والملحق به انتهى امام شافعی وغیرہ کی نزدیک
قیافہ شرعا معتبر ہی خلافاً للحنفیۃ اور یہی راجح بہی ہے امام ربانی قاضی محمد بن
علی شوکانی رح نے مسئلۂ اعتبار قیافہ پر اپنے مولفات نافعہ مین کلام بسیط
کیا ہی وللہ الحمد والمنۃ فائدہ فراست وقیافہ مین یہ فرق ہے کہ فراست
بفتح فا وکسر فا اطلاع ہی ضمائر پر سواطع انوار سے جو مومن کی دل پر چمکتے
ہین اور بسبب اون کی حقائق احوال متجلی ومنکشف ہو جاتی ہین اور یہ بات
مومن کامل کو نصیب ہوتی ہی نہ ہر شخص کو کما قیل ؎
یری عن ظھر غیب الامر ما لا   تراہ عین آخر من عیان
اور جو شخص مومن نہین ہے وہ اس مقام سے اجنبی ہے اوس کی فراست
وظن کا کچہ اعتبار نہین ہے وفیہ قیل ع واضعف حصمۃ عصم الظنون
اصل فراست کی یہ ہی کہ بصر روح بصر عقل سی انسان کی آنکھون مین متصل
ہے آنکھ جارحہ ہے بصر کا اور بصر روح سے ہی اور ادراک اشیاء کا ان دونون
کے ذریعہ سے ہوتا ہے پس جبکہ عقل وروح اشتغال نفس سے فارغ ہو تی ہے
تو روح ابصار کرتی ہے اور عقل اوس ابصار روح کا ادراک کرتی ہے عامہ
کو اس شغل سی اشتباک شہوات فی حاجز کر رکھا ہے اس لیے اونکی بصر روح
درک اشیاء باطنہ سی مشغول ہو جاتی ہے ولہذا جو شخص اپنی شہوات مین سرنگون
اور عبودیت سے متشاغل ہی یہان تک کہ خود اوس کی نفس پر امور مین

غلطی واقع ہوتی ہی اور او سپر ظلمات کا تراکم ہے وہ سلا کسی شئی غائب
کو دیکھہ سکتا ہے ابن عباس نے کہا ہے افرس الناس ثلاثة العزیز حین
تفرس فی یوسف فقال لامراته اکرمی مثواه والمرأة التی اتت موسی
فقالت لابیہا یا ابت استأجره وابو بکر رضی الله عنه حین استخلف عمر
کذا فی فتح البیان وغیره حکایت سری سقطی رح نے حب ابو القاسم جنید
رح کو حکم وعظ کرنیکا دیا اور وہ لوگون مین وعظ کہنے کو جامع مسجد کی اندر
بیٹھے تو ایک غلام نصرانی صورت بدل کر آ کھڑا ہوا اور کہا ای شیخ اس حدیث
کے کیا معنے ہین اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور الله تعالی جنید نے
سر نیچا کیا پھر اوٹھایا اور کہا تو مسلمان ہو جا اب تیرے اسلام کا وقت آ پہونچا
اوسنے زنار توڑ ڈالی اور مسلمان ہو گیا الله نے اوسکی توبہ قبول فرمائی کذا
فی محاسن المحسنین حاصل یہ ہی کہ جنید رح نے فراست صادقہ سے بنور ایمان یہ
بات معلوم کر لی کہ اگرچہ یہ شخص لباس اسلام مین اس جگہہ حاضر ہوا ہے
لیکن در اصل نصرانی ہی اوسکو مطلع کر دیا اوس کے ضمیر پر اس طرح کے
بہت سی حکایات ایک فصل مستقل مین بصفحہ ۲۸۱ کتاب محاسن المحسنین مین لکھی
ہین جن مین دلالت واضحہ ہی فراست صادقہ اہل الله پر والله الحمد جیسے یہ ایک
حکایت کہ شیخ ابو سعید خراز رح کہتے ہین مین مسجد حرام مین گیا ایک فقیر کو دو
کپڑون مین دیکھا وہ کچھہ مانگتا تہا مینے اپنے جی مین کہا کہ ایسا آدمی لوگون پر

بار ہوتا ہی اونسی میری طرف دیکھکر کہا اعلموا ان اللہ یعلم ما فی نفسکم فاحذروہ
یعنی اپنی دل مین استغفار کی اونسی مجھے پکار کر کہا ھو الذی یقبل التوبۃ
عن عبادہ و یعفو عن السیئات انتہی صراح مین کہا ہے فراست بالکسر
دانائی بہ نشان و نظر تفرس دانستن بعلامات و فی الحدیث اتقوا فراسۃ المومن
انتہی یہ معنی فراست کی قریب بہ تعریف قیافہ ہین اس لیے کہ قیافہ عبارت ہے
شناخت علامات سی بوسیلہ اعضا و جوارح کیونکہ انسان کی خلق ظاہر
پہ نظر کر کی حکم اوس کی خلق باطن پہ لگاتی ہین صراح مین کہا ہے قائف
پی شناس ج قافۃ یقال قفت اثرہ ای تبعتہ مثل قفوت اثرہ انتہی
عزیزی فی شرح جامع صغیر مین کہا ہے عن انس بن مالک و اسنادہ صحیح
اتقوا فراسۃ المومن کمبر الفارہ اما الفراسۃ فہی الحذق فی رکوب الخیل فانہ ینظر
بنور اللہ علقمی نے کہا ہے بعض اہل علم نے تعریف فراست کی یہ کی ہی کہ فراست
مطلع ہونا ہے لوگون کی ما فی الضمیر پہ اور بعض نے کہا کہ فراست مکاشفہ یقین
اور معاینۂ غیب ہی یعنی شک و ظن و وہم نہین ہے بلکہ ایک علم وہبی ہے
اور بعض نی کہا ہے سواطع انوار ہین جو دل مین چمکتے ہین اور اون سے
معانی اور نور خدا کا ادراک ہوتا ہی اور یہ خواص ایمان سی ہی اور بعض نے
کہا ہے جسنے بند کی آنکھہ اپنی محارم سی اور روکا اپنی جی کو شہوات سی خواہ
وہ شہوات حلال ہون یا غیر حلال اور عام ہوا باطن اوسکا ساتھہ دوام

مراقبہ اللہ کی اور دوام ہو ظاہر اوسکا ساتھہ اتباع سنت مطہرہ کی اور
عادت کی اوسنے حلال کھانیکی واسطے حصول قوت کی اللہ کی عبادت پر
تو اوسکی فراست خطا نہین کرتی کوئی کہے کہ معنی اتقوا کی فراست مومن سے
کیا ہین تو جواب اسکا یہ ہی کہ مراد اجتناب ہے فعل معاصی سی تاکہ اون معاصی
پر اطلاع نہو اگر اطلاع ہوگی تو یہ شخص نزدیک مطلع یعنی صاحب فراست
کے رسوا و بدنام ہو جائیگا کیونکہ وہ اللہ عز وجل کے نور سی نظر کرتا ہے یعنی
دیکھتا ہے اپنی دل کی آنکہ سی جو کہ چمک رہی ہے اللہ کے نور سے رواہ
البخاری فی التاریخ الکبیر انتھی قال فی التاج الفراسۃ بالکسر اسم من التفرس وھو
التوسم یقال تفرس فیہ الشی اذا توسمہ وقال بن القطاع الفراسۃ بالعین
ادراک الباطن وبہ فسر الحدیث اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ و
قال الصاغانی لم یثبت قال ابن الاثیر یقال بمعنیین احدھما ما دل
ظاھر الحدیث علیہ وھو ما یوقعہ اللہ تعالی فی قلوب اولیاءہ فیعلمون احوال
بعض الناس بنوع من الکرامات واصابۃ الظن والحدس والثانی نوع
یعلم بالدلیل والتجارب والخلق والاخلاق فتعرف بہ احوال الناس وللناس
فیہ تالیف قدیمۃ وحدیثۃ انتھی قال فی المصباح فراسۃ بالکسر وتفرست
فیہ الخیر تعرفتہ بالظن الصائب ومنہ اتقوا فراسۃ المومن انتھی بالجملہ
اس بیان سی تفرقہ فراست شرعی کا قیافہ حکمی سے ثابت ہوا یعنی فراست شرعی

عبارت ہے دریافت وشناخت احوال باطن انسان سی بذریعہ صفاء
واشراق قلب کی اور قیافۂ حکمی عبارت ہے شناخت و دریافت احوال
اخلاق معنوی بشری بوسیلۂ آثار ظاہری اعضاء وجوارح کے اور اطلاق
فراست کا قیافہ پہ مجازاً آتا ہے اور قیافہ کا اطلاق فراست پر نہین ہوتا
فراست توفیق الٰہی و تقوی و طہارت ایمانی کے ساتھہ مربوط ہے اور
قیافہ تجربہ و استعمال و امتحان و اختبار کے ساتھہ منوط ہی وهذا
اخر الکلام علی هذا المرام الحمد للہ تعالی کہ یہ رسالہ مختصرہ ہشتم شوال
۱۳۱۳ ہجری روز شنبہ کو دو نشست مین ختم ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی
والحمد للہ اولا و اخراً